ما شاء الله لا قوة الا بالله

حسب فرمایش جناب قبلہ حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۱۸۵

سبق

سبق جو پڑھے ہیں ورق ورق ہم [illegible] گر یاد رکھو گے یہی [illegible]

انشاء اللہ [illegible] نہیں کچھ ہمیں [illegible] لیجاوے اوروں پر [illegible]

باہتمام کمترین محمد غنی احمد ابن جناب حاجی شیخ محمد عبد الصمد صاحب مرحوم مالک مطبع رزاقی

مطبع رزاقی واقع کانپور میں مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین امابعد
خاکسار ازلی منشی حسن علی نقشبندی عفی عنہ نے سن ایکہزار دوسو ستہتر ہجری
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ چند سطرین برخوردار میان منظر علی صاحب مد اللہ
عمرہ وزاد علمہ کے واسطے لکھین اور نام اسکا چہل سبق رکھا

سبق پہلا

واحد	جمع	حروف	
این	اینان اینہا	بر	بابہ
آن	آنان آنہا	در	چرا
است ہست	اند ہستند	اما	برای
بود	بودند	را	چہ
نہ نانے	نیند	از	چگونہ
نیست	نیستند	و	تا

دوسرا سبق

اسمای ذی روح		اسمای غیر ذی روح	
مردم	سگ	درخت	گلستان
طفل	خوک	شاخ	بوستان
پیر	خر	غنچه	خار
مرد	گربه	گل	خانه
زن	روباه	تخم	زر
باغبان	شغال	برگ	بیخ

تیسرا سبق

خدا ایک ست - و پیمبر برحق ست - و شفاعت حق ست - و جنت و دوزخ حق ست
آدمی جاہل ست و ظالم - این طفل ست - این مرد بی علم ست و بے علم آدمی از حیوان
بدتر - خوک ناپاک جانور ست و از بے نمازی خوک بہتر - زن بی وفاست - و از بی وفا
مردم سگ بہتر - این گل برای آن طفل ست - این پیر زن در خانہ بود - آن گربہ بر
دیوار بود - ایشان در بوستان بودند - سگ و گربہ در یک خانہ ہستند -
باغبان در خانہ ہست نہ در بوستان - این چہ چیز ست - این چہ تخم ست
شغال از سگ زیادہ چالاک ست

چوتھا سبق

برآن	ہمان	کسی	کار

برو	اسپر	همین	یہی	کدام که	کون سا	فضیلت	بزرگی
برین	اسپر	چنان	ویسا	کجا	کہاں	هنوز	ابھی تک
در آن	اسمیں	چنین	ایسا	همه	سب	شمشیر	تلوار
درو	اسمیں	چون چو	کیونکہ	اکنون	اب	خو	عادت
درین	اسمیں	جز	سوائے	هم نیز	بھی	عزیز	پیارا
ازان	اس سے	بغیر از	سوائے	قدرے	تھوڑا	آنکه	وہ جو
ازو	اس سے	هیچ	کچھ نہیں	در آنجا	وہاں	سخن	بات
ازین	اس سے	کس	کوئی شخص	در اینجا	یہاں	همچون	جیسے

پانچوان سبق

غیر از خدا کسی مددگار نیست - اگر در خانه کس ست یک آواز بس ست - خدا بر همه چیز قادر ست - چو جاهل کسی در جهان خوار نیست - هنوز این پیرمرد بے علم ست - خر از بے علم مردم هزار بار بهتر - درین جهان هیچ چیز وفادار نیست - اکنون دران خانه کدام کس ست - این هم یک احمق ست - جز تو کسی دران خانه نبود - او نیز دران بوستان بود - بغیر از علم آدمی را فضیلت نیست - درین کوزه قدرے آب باقی ست - چهار کس در خانه بودند - دران جا چه چیز هست - درین جا کدام شخص هست - هنر از همه چیز بهتر ست

چھٹا سبق

جس اسم مین کچھ کیفیت یا خاصیت ہو سو ویسے اسم کو صفت کہا کرتے ہین مثلاً

سفید اجلا	تلخ کڑوا	نیک بھلا	بد خراب

سیاہ	کالا	ترش	کھٹا	پُر	بھرا	خوب نیک	اچھا
سُرخ	لال	شور	کھارا	اندک	تھوڑا	گُرسنہ	بھوکا
سبز	ہرا	سرد	ٹھنڈا	بسیار	بہت	تشنہ	پیاسا
زرد	پیلا	خشک	سوکھا	بلند	اونچا	راست	سیدھا
شیرین	میٹھا	تر	بھیگا	پست	نیچا	کج	ٹیڑھا

ساتوان سبق

سفید رنگ از ہمہ بہتر۔ سُرخ و زرد لباس براے زن ست۔ این گربہ بسیار گرسنہ ہست۔ و آن سگ نیز۔ دوا اگرچہ تلخ ست لیکن در وے فائدہ بسیار ست این درخت بسیار بلند ست۔ این کوزہ پُر از آب ست۔ بسیار کس در جہان بے علم اند۔ بیحیا مردم و خوک ہر دو برابر اند۔ نیک ست آن کہ از حسد بیزار ست مبارک ست آن سینہ کہ از کینہ پاک ست۔ جز خداے تعالیٰ کسی غیب دان نیست کافر اند آنہا کہ از نماز بیزار اند۔ بدخو ہمہ جا خوار ست۔ و نیک مرد ہر جا عزیز۔ درین پیالہ اندک آب باقی ہست۔ این غنچہ بر آن شاخ بود۔ آن گُل بسیار خوش رنگ ست۔ این کاغذ سفید ست و آن قلم سیاہ۔ آن دروازہ چرا بند ست کج مزاج آدمی ہمچون سگ ست۔ این سخن راست ست و بس

آٹھوان سبق

قاعدہ صفت کے بعد لفظ تر زیادہ کرنے سے تفضیل بنتی ہی اور لفظ ترین بڑھانے سے مبالغہ

تنبیہ اُستاد کو چاہیے کہ چھٹے سبق مین جو مرقوم ہی بہو اسماے صفات کی تفضیل او مبالغہ کے صیغے لڑکو نسی شمار و انھین جتادے

صفت	بہ	اچھا	تلخ	سبک	نرم	بلند	گرم
تفضیل	بہتر	بہت اچھا	تلخ تر	سبک تر	نرم تر	بلند تر	گرم تر
مبالغہ	بہترین	سب سے اچھا	تلخ ترین	سبکترین	نرم ترین	بلندترین	گرم ترین

مذکر		مؤنث		مذکر		مؤنث	
پدر	باپ	مادر	ماں	شیر نر	باگھ	مادر شیر	باگھن
برادر	بھائی	خواہر	بہن	نر شیر	باگھ	شیر مادہ	باگھن
پسر	بیٹا	دختر	بیٹی	گاؤ نر	بیل	مادہ گاؤ	گائے
غلام	غلام	کنیز	باندی	نر گاؤ	بیل	گاؤ مادہ	گائے

نواں سبق

قاعدہ ذی روح کی جمع ان سے ہوا کرتی ہے اور غیر ذی روح کی لفظ ہا سے لیکن بعضے وقت اسکا خلاف بھی درست ہے۔ مثلاً درختان۔ اسپہا وغیرہ تھوڑے اسموں کی جمع کے لیے یہ الفاظ زیادہ لیے جاتے ہیں یعنی یان گان جات آت جیسا مثال

داناپان بچگان نامجات حیوانات وغیرہ

تنبیہ اُستاد کو چاہیے کہ ان اسموں کی جمع لڑکوں سے سُنے نہ آپ کہے

فیل	چغد	مور	نان		
شتر	زغن	مگس	خواجہ		

قاعدہ۔ اگر کسی اسم کا حرف آخر الف یا واو ساکن ہو تو اُسکی جمع کیلیے لفظ یان بڑھایا چاہیے۔ مثلاً دانا دانایان۔ پریرو پریرویان وغیرہ اگر کسی اسم ذی روح کے آخر میں ہاے مختفی ہو تو اُس ہا کو کاف یعنی کاف عجمی سے بدلا چاہیے مثلاً بچہ بچگان خواجہ خواجگان وغیرہ اگر کسی اسم غیر ذی روح کے آخر میں ہا ہو تو اُسکو گرا دیا چاہیے جیسے خانہ خانہا دانہ دانہا وغیرہ

آہو	ہرن	زاغ	کوا	موش	چوہا	نوازش	مہربانی
گوسفند	بکری	گنجشک	چڑیا	سنگ	پتھر	نامہ	خط
گوسپند	بکری	طاؤس	مور	کوہ	پہاڑ	پریرو	خوبصورت
بوزینہ	بندر	سرطان	کیکڑا	چاہ	کنواں	پروانہ	خط
گرگ	بھیڑیا	گژدم	بچھو	گیاہ	گھانس	ریگ	بالو
دد	درندہ	مار	سانپ	خار	کانٹا	شمشیر	تلوار

دسوان سبق

این کتاب برای طفلان فائدہ مند ست - نادان دوست بدترین دشمن ست - مور مخنثی جانور ست و سست آدمی از مور خراب وخوار تر - خوک بیحیا و مردار ست و بیحیا مردم از خوک بدتر وخوار - خراب ترین شخص آن ست کہ بی علم ست - نیکان در جہان بسیار کم اند - و بدکاران از مور و مگس زیادہ تر - نان برای انسان ست نہ کہ انسان برای نان - مار و گژدم موذی جانور اند - مادر بر فرزندان از پدر زیادہ مہربان ست لیکن پروردگار از ہمہ زیادہ مہربان - چغد زاغ - زغن وغیرہ این قسم حیوانات حرام اند - زن و اسپ و شمشیر بے وفا اند - این طاؤس چہ خوش رنگ است - دران میدان آہوان بے شمار اند - فیل حرام ست - گوسفند حلال

گیارھوان سبق

قاعدہ اگر صفت کسی اسم کے ساتھ آوے تو اُس اسم کو موصوف کہتے ہین جیسا بچہ نیک بچہ موصوف ہو اور لفظ نیک صفت غرض ضرور ہے کہ

موصوف کے آخری حرف کے نیچے کسرہ یعنی زیر یا اُسپر ہمزہ یا اُس کی ساتھ حرف یے لگا رہی شلاً گُل سرخ لال پھول گل موصوف سُرخ صفت موے سفید بال اُجلا بال موصوف سفید صفت پیالۂ سبز ہرا پیالہ پیالہ موصوف سبز صفت بلای بزرگ بڑی بلا بلا موصوف بزرگ صفت **فائدہ** جب صفت کو موصوف کے آگے لاوین تو نہ کسرہ صفت کو لگایا چاہیے نہ ہمزہ نہ یا اس قاعدی کو قلب موصوف کہتے ہین شال قلب موصوف۔

سپید کاغذ	سبز پیالہ	بدخو بلندبینی	قابل شخص نیکمرد
برگ خشک	طاؤسان خوشرنگ	خانہ آباد	خوی بد
پسر نیک	برادران مہربان	غنچۂ سُرخ	گربہای سفید
سرو بلند	پسران ناقص عقل	روباہ چالاک	درختہای بلند
کوہ سیاہ	میوۂ شیرین	شئ خوب	شاخہای نرم
راہ نیک	خامۂ سیاہ	مئ سُرخ	گلہای تازہ
سنگ سفید	بچۂ چالاک	بینی بلند	چاہہای خشک
چاہِ عمیق	خواجۂ نیک	روی نیک	شترہای مست
گیاہِ سبز	بوزینۂ بدصورت	سزای سخت	گاوِ زرد
شتران مست	گربۂ سیاہ	تمنای خراب	پرتوِ نیک

۱۲ بارھوان سبق

فائدہ آخر اسم کے الف یا واو ساکن یا حرف یا اور ہاے مختفی ہنو تو لازم ہی کہ اُسکو کسرہ دیوین اگر اسم آخر حرف ہاے مختفی یا صرف یا ہی تو اُسپر ہمزہ لگایا چاہیے اگر اسم کا آخر حرف الف یا واو ساکن ہو تو اُسکے مابعد صرف یا زیادہ کرنا ضرور ہی اگر کسی اسم کا حرف اخیر واو موقوف یا واو ساکن ماقبل مفتوح یا ہاے اظہار ہی اور وہ اسم موصوف ہو تو کسرہ ہی زیادہ کیا چاہیے

قاعدہ ایک اسم کی ساتھ دوسرے اسم کو نسبت دینے کا نام اضافت ہی غرض اس نسبت کی لیے دو اسم درکار ہین پہلے کو مضاف دوسرے کو مضاف الیہ کہتے ہین لازم ہے کہ علامت اضافت مضاف کی ساتھ رہی ہندی مین علامت اضافت کا کی کی ہے اور فارسی مین کسرہ ہمزہ اور حرف یے استعمال انکا صفت موصوف کی مثالونسے ظاہر ہوچکا

مضاف مضاف الیہ کی مثالین

کتاب خدا بچۂ شیر تمنای مال	خدا کی کتاب شیر کا بچہ مال کی آرزو	کتاب مضاف بچہ مضاف تمنا مضاف	خدا مضاف الیہ شیر مضاف الیہ مال مضاف الیہ	کسرہ علامت اضافت ہمزہ علامت اضافت حرف یے علامت اضافت

صفت موصوف اور مضاف الیہ کی مثالین

خوے بد سزاے سخت بلاے بزرگ راہ نیک تمناے خراب روی بد	خوے زن سزای خدا بلاے قرض راہ بہشت تمنای مال روے شترک	پنجۂ سخت کوہ بلند دل سیاہ برگ سبز سنگ سپید گربۂ سیاہ	پنجۂ قضا کوہ الوند دل کافر تحفۂ درویش دروازۂ مسجد پسر زید	شتر مست غنچۂ سرخ شاخ پردہاے سفید درختہاے بلند چاہہاے خشک کتاب آسان	برادر زید درخت انار دروازہاے مدرسہ باغ نواب زمین باغ چہل سبق مظہر علی

اُستاد کی خدمت شریف مین التماس یہ ہے کہ صفت موصوف اور مضاف مضاف الیہ کا کچھ تھوڑا سا بیان نہین جو اس رسالۂ دو ورقی مین لکھا جای غرض اب عرض یہ ہے کہ لوگون کی فہم کے موافق اُنکو سمجھا دین اور بے سمجھے اُن کو آگے بڑھنے نہ دیوین

۱۳ تیرھوان سبق

قاعدہ جب کسی کلمہ کے آخر مین دَن یا تَن رہے اور اُس لفظ مین مصدری معنی ہون تو اُسکو مصدر بولتے ہین کیونکہ اِس سے کئی طرح کے صیغے نکلتے ہین

خوردن [illegible]	کشتن [illegible]	آوردن [illegible]	شر انگیختن [illegible]
خفتن [illegible]	راندن [illegible]	گذاردن [illegible]	خشم راندن [illegible]
گفتن [illegible]	کردن [illegible]	داشتن [illegible]	دشنام دادن [illegible]
انگیختن	شنیدن [illegible]	دادن [illegible]	بخشیدن [illegible]
زدن [illegible]	نهادن [illegible]	دروغ گفتن [illegible]	آمدن [illegible]

۱۴ چودھوان سبق

خوردن وخفتن خوے حیوان ست ودروغ گفتن وشر انگیختن کار شیطان زدن وکشتن وخشم راندن عادت درندگان ست وکار نیک کردن خوی فرشتگان بسیار گفتن نشان احمقی ست کم گفتن به از بیهوده گفتن انتظار کردن بدتر از موت ست کم گفتن وبسیار شنیدن کار حکیم ست زر برای خرچ کردن ست نه براے نهادن ایمان بر خدا ورسول آوردن ونماز گزاردن وروزهٔ ماه رمضان داشتن وحج کردن وزکوٰة دادن فرض ست حسد بر کسے کردن نیکی برباد دادن ست دشنام دادن عادت کمینگان ست پسر نمونهٔ پدر ست - بدترین مردم مردم آزار ست - سگ نزد ہم برادر شغال ست - سگ حضور به از برادر دور - وعده خلافی یکے از نشان منافقی ست

۱۵ پندرھوان سبق

ضمائر منفصلہ		ضمائر متصلہ	
واحد	جمع	واحد	جمع
من مین	ما ہم	م مین	ایم ہم
تو تو	شما تم	ئ تو	اید تم
او وہ	اوشان وے	او وہ	اند وے

فائدہ ۔ لفظ من ضمیر متکلم ہے تو ضمیر حاضر او ضمیر غائب ۔ ضمیر منفصلہ کو لفظ کے ساتھ ملاکر نہین لکھتے ۔ اور ضمیر متصلہ کو اُس کے آگے آتا ہے سو صیغے کے ساتھ ملاکر لکھا کرتے ہین اگر کسی صیغے کے آخری مین صرف ہ رہے اور ضمیر متصلہ مین سے سواے واحد حاضر کے کوئی ضمیر اِس سے ملائی جاوے تو ضمیر متصلہ کا الف بحال رہیگا اور صیغۂ واحد حاضر کے لیے جب حرف اخیر اس کا ہ رہے ہمزہ ہی ضمیر متصلہ ہے دیکھیے ماضی قریب کی گردان

سولھوان ۱۶ سبق

مرا	م	مجھکو	مارا	ہمکو	ازمن	مجھسے	ازما	ہمسے
ترا	ت	تجھکو	شمارا	تمکو	از تو	تجھسے	از شما	تمسے
اورا	ش	اُسکو	اوشانرا	اُنکو	ازو	اُس سے	ز وشان	اُنسے

فائدہ معلوم کر رکھین کہ را از اور در بران لفظون کے معنی ایک حرف ب مین پائے جاتے ہین جیسا بخانہ گھر مین بمن مجکو بخدا خدا سے بپاے خویش اپنے پانون پر جب اس قسم کے حرف بے کو لفظ سے جدا لکھا چاہین تو اُسکے ساتھ صرف ہ لگانا ضرور ہے مثال اسکی اور حرف م ت اور ش کی اُستاد سے معلوم کر سکتے ہین

سترھوان سبق

قاعدہ فعل مین زمانے ہوا کرتے ہین ماضی حال مستقبل زمانہ ماضی گذری ہوے وقت کو کہتے ہین اور زمانہ حال اب ہے سو وقت کو اور زمانہ مستقبل آئندہ آویگا سو وقت **فائدہ** واضح ہو کہ فارسی افعال مین تانیث اور تذکیر یکسان ہی جیسا کہ آمدم مین آیا مین آئی آمدہ ام مین آیا ہون مین آئی ہون **قاعدہ** مصدر کا آخری حرف یعنی نون نکال کے ضمائر متصلہ بے الف لگادین تو ماضی مطلق کی گردان بنتی ہے

ماضی مطلق

واحد		جمع	
آمدم	مین آیا	آمدیم	ہم آئے
آمدی	تو آیا	آمدید	تم آئے
آمد	وہ آیا	آمدند	وے آئے

قاعدہ یاد رکھا چاہیے کہ ہر واحد غائب کی صیغے مین ضمیر مستتر رہا کرتی ہی ضمائر متصلہ مین دال ماقبل مفتوح جو داخل ہے یہ لفظ مضارع واحد غائب کی علامت ہی **قاعدہ** صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کی آخر مین ایک حرف ہ اور ضمیر متصلہ مع الف لگادین تو ماضی قریب بنتی ہی جیسا کہ

ماضی قریب

واحد	جمع

آمدہ ام - مین آیا ہون - آمدہ ایم - ہم آئی ہین آمدہ - تو آیا ہے - آمدہ اید - تم آئے ہو آمدہ است وہ آیا ہے - آمدہ اندوی آئی ہین **قاعدہ** ماضی بعید بنانی کے لیے صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کی بعد حرف ہ اور لفظ بود زیادہ کر کی ضمیر متصلہ بغیر الف کی لگائی ہین

ماضی بعید

واحد	جمع

آمدہ بودم - مین آیا تھا - آمدہ بودیم - ہم آئی تھے - آمدہ بودی - تو آیا تھا - آمدہ بودید تم آئی تھے - آمدہ بود وہ آیا تھا آمدہ بودند وی آئے تھے **فائدہ** مطلق بے قید کو کہتے ہین اور قریب نزدیک کو اور بعید دور کو

اٹھارھوان۱۸ سبق

افتادن	گرنا	پنداشتن	سمجھنا	شدن	ہونا جانا	گم کردن	گنوانا
آموختن	سیکھنا	ترسیدن	ڈرنا	کُشتن	مار ڈالنا	مُردن	مرنا
اندوختن	جمع کرنا	خواستن	چاہنا	گذاشتن	چھوڑنا	نشستن	بیٹھنا
بُردن	لیجانا	خواندن	پڑھنا	گردیدن	پھرنا	نوشتن	لکھنا
برگزیدن	قبول کرنا	دانستن	سمجھنا	گردانیدن	پھرانا	نوشیدن	پینا
بودن	ہونا رہنا	رسانیدن	پہونچانا	گرد کردن	جمع کرنا	ہشتن	چھوڑنا
پرسیدن	پوچھنا	رفتن	جانا	گشتن	پھرنا ہونا	یافتن	پانا

اطلاع حضرات کی خدمت شریف مین التماس یہ ہے کہ لڑکون کے مُنھ سے ماضی مطلق ماضی قریب اور بعید کی کُل صیغے ہر ہر مصدر کی جو تیرہ۱۳ اور اٹھارہ۱۸ سبق مین مرقوم ہین اپنے گوش مبارک سے سنین اور اگر یاد نہو تو سبق موقوف رکھین اور آگے بڑھنے نہ دیوین

اُنیسوان۱۹ سبق

خداے تعالیٰ ہمہ جا حاضرست - اول او بود و کسی نبود - او ہمہ جہان را پیدا کرد - نیست بودیم کہ او مارا در جہان آورد - و او از مہربانی ایمان داد شکر احسان اوست کہ او مارا دین محمدی بخشید صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم و قرآن داد و راہ حق آموخت دانستن احکام او برما فرض ست - علماے را پرسیدند کہ نیک بخت کیست و بدبخت چیست - گفت نیک بخت آنکہ خورد و کِشت - و بدبخت آنکہ مُرد و ہِشت - رحم آوردن بربدان ستم ست بر نیکان - آدمی ست او کہ خوے حیوانات نیاموخت - چون راہ نیک راہ بہشت مشہورست - پس بر ہمون راہ رفتن مارا ضرورست

چون سزای سخت سزای خدا صاحب ست - پس بندگان را ازو ترسیدن واجب است چون آن بلای بزرگ بلای قرض ست - پس دور کردن او بر ما فرض ست - گربۂ سیاہِ پسر زید را گزید گشت - پروہای سفید در ہای مسجد کہ خراب کرد - شتر مست برادر زید بمرد - کتاب تو کجا افتادہ بود - پدرم از مہربانگی این کتاب مرا انعام داد - من از صبح تا این وقت ہیچ نخوردم - تو در مدرسہ سخت فتنہ انگیختی - ازین سبب اُستاد ترا سخت سزا داد تا این وقت کجا رفتہ بودی - کتاب تو بخانۂ تو رسانیدم - پدرت بمن گفت کہ بیمار بودی - من از و ہیچ نپرسیدم - من بر دروازۂ تو نشستہ بودم از من ہیچکس چیزے نپرسید - برخوردار من برائے تو این سبق آسان نوشتہ ام

بیسوان سبق

آشایش	آرام	پس	پیچھے	دوش	کاندھا	کلاہ	ٹوپی
ازبہر	واسطے	پیش	آگے	دستار	پگڑی	لبادہ	بارانی
الحال	اب	تعزیت	ماتم پرسی	سعی	کوشش	لجام	لگام
امروز	آج	تہنیت	مبارکبادی	شوہر	خاوند	لنگ	لنگڑا
اندرون	اندر	چند	تھوڑا	عفو	بخشش	ماہ	چاند
پادشاہی	کوئی بادشاہ	چندی	کئی روز	عنان	باگ	مع	سمیت
بار	بوجھ	حسرت	پچھتاوا	فردا	صباح	ناگاہ	یکایک
بازی	کھیل	خجل	شرمندہ	کر	بہرا	نزد	نزدیک
باید	چاہیے	خندہ	ہنسی	کور	اندھا	ہرکہ	جوکوئی کہ
پارہ	ٹکڑا	خود	آپ	گدا	فقیر	ہرگاہ	جب

اکیسوان سبق

نامت چیست - و پدرت کیست - مکان تو کجاست - چرا آمدہ - امروز کجا رفتہ بودی
شاید برای بازی کردن رفتہ بودی - امروز خطای تو بخشیدم - اکنون ترا معاف کردم
امروز چہ نوشتی - و کتاب تو کجاست - امروز اندرون باغ رفتہ بودی - نہ صاحب امروز
تا در بوستان نہ رفتہ ام - کتابش پس مدرسہ اُفتادہ است - واو باسگ و دیگر اطفال
در بازی و خندہ مشغول ست - چرا آمدہ اید از برای شما این تحفہ آوردہ ام - قبول ست
بسر و چشم قبول کردم کجا رفتہ بودید کہ از یک مدت شما را ندیدہ ام - از پدر شما ملاقات
کردم و احوال شما از اوشان پرسیدم لیکن اوشان ہیچ نگفتند - مال از بہر آسایش
عمرست نہ عمر از بہر گرد کردن مال - دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفائدہ کردند
یکے آنکہ مال اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ علم آموخت و عمل نکرد - دو کس مردند و حسرت
بردند آنکہ داشت و نخورد و آنکہ دانست و نہ کرد -

حکایت

روزے پادشاہی مع شہزادہ بشکار رفت چون ہوا گرم شد پادشاہ و شہزادہ لبادۂ خود را
بر دوش مسخرہ نہادند پادشاہ تبسم کرد و گفت اے مسخرہ بر تو بار یک خرست جواب داد نہ بار دو خرست

حکایت

شخصے مرتبۂ بزرگ یافت دوستی برائے تہنیت پیش او رفت آن شخص پرسید کیستی و چرا آمدہ
دوست شرمندہ گردید و گفت من دوست قدیم توام برائے تعزیت نزد تو آمدہ ام کہ کور شدہ

حکایت

گدائے بر دروازۂ توانگرے رفت و سوال کرد از اندرون خانہ جواب آمد کہ بی بی
در خانہ نیست گدا گفت پارۂ نان سوال کردم بی بی را نخواستم کہ چنین جواب یافتم

بائیسوان سبق

ق صیغۂ ماضی واحد غائب پر می یا ہمی لگاوین تو ماضی ناقص ہوتی ہے -

ماضی ناقص یا استمراری

جمع		واحد	
می رفتیم	ہم جاتے تھے	میرفتم	مین جاتا تھا
می رفتید	تم جاتے تھے	میرفتی	تو جاتا تھا
می رفتند	وے جاتے تھے	میرفت	وہ جاتا تھا

ق ماضی تشکی بنانے کیلیے مذکور صیغے کے بعد حرف ہ اور لفظ باش مع ضمیر متصل بے الف زیادہ کیا جاتا ہے مثلاً

جمع		واحد	
گفتہ باشیم	ہم کہے ہونگے	گفتہ باشم	مین کہا ہونگا
گفتہ باشید	تم کہے ہونگے	گفتہ باشی	وہ کہا ہونگا
گفتہ باشند	وے کہے ہونگے	گفتہ باشد	وہ کہا ہونگا

ق لفظ خواہ مع ضمیر متصل وہی صیغے کے آگے داخل کرین تو فعل مستقبل ہوتا ہے ق لفظ خواہد صیغۂ واحد غائب پر زیادہ کرین تو مستقبل ہوتا ہے

جمع		واحد	
خواہیم نوشت	ہم لکھینگے	خواہم نوشت	مین لکھونگا
خواہید نوشت	تم لکھوگے	خواہی نوشت	تو لکھیگا
خواہند نوشت	وے لکھینگے	خواہد نوشت	وہ لکھیگا

تیئیسوان سبق

احتراز نمودن — پرہیز کرنا
استراق سمع کردن — چوری سے سننا
آفریدن — پیدا کرنا
افگندن — ڈالنا
اقتضا کردن — خواہش کرنا
اقدام نمودن — پیش دستی کرنا
الحاح کردن — گڑگڑانا گھگیانا
برآمدن — نکلنا
برآوردن — نکالنا
برگشتن — پھرنا
بر لفظ گرفتن — زبان پر لانا
بکار بردن — کام مین لانا
بیدار نمودن — ہوشیار ہونا
پسندیدن — پسند کرنا
تجنب کردن — پرہیز کرنا
توانستن — سکنا
خندیدن — ہنسنا
خوابیدن — سونا

خوض نمودن — عقل دوڑانا غور کرنا
در نطق آوردن — بات زبان پر لانا
دویدن — دوڑنا
رسیدن — پہونچنا
روان شدن — جاری کرنا
سبقت نمودن — بڑھ جانا
ستودن — تعریف کرنا سراہنا
فہم کردن — تاڑنا
قطع کردن — کاٹنا کترنا
کارہ بودن — بیزار رہنا
گرفتن — پکڑنا
محاکات — حکایت کرنا
مداخلت کردن — دخل دینا
مکرر کردن — دوہرانا
مشارکت دادن — ملا دینا
نمودن — کرنا، بتلانا
ورزیدن — قبول کرنا اختیار کرنا
واگذاشتن — چھوڑ دینا

چوبیسوان سبق

برخوردار من از صحبت جاہلان احتراز کردن بہتر ست واز چنین کسان تقریر کردن و سخن گفتن مناسب نیست از دوستی کمینگان کناره باید بود و با اوشان مشارکت کردن نادانی ست - در وقت مصیبت صبر باید کرد و در کار نیک جہد کردن و محنت و سعی بکار بردن مرد را لازم ست - در ہمہ حال مزاح کردن منع ست - احوال بیماری از حکیم پوشیده داشتن احمقی ست - تو سخن من به سخن خود قطع کردی آخر خجل گردیدی - او در مجلس ما بغیر اجازت مداخلت کرد ازین سبب سزای خود یافت - فردا روز جمعه است ما ہمہ برای گرفتن بلبلان به الور باغ خواہیم رفت - اگر بغیر اجازت آن پیرمرد در باغ او خواہید رفت او شما را به پیش استاد خواہد برد - بنده لباده خود را بر شاخ این درخت نہاده بود - او سخن من فہم کردن نتوانست - برادر تو از بہر من این شاخ بتراشید لیکن این زن او را منع کرد

حکایت

شخصے از افلاطون پرسید که سالہای دراز در جہاز بودی و سفر دریا کردی در دریا چه عجائب دیدی گفت عجب ہمان بود که از دریا بکناره سلامت رسیدم -

حکایت

شخصے دستار درویشی گرفت و گریخت درویش بگورستان رفت و نشست مردمان او را گفتند که آن شخص دستار ترا بطرف باغ برد تو در گورستان چرا نشسته گفت او نیز آخر اینجا خواہد آمد ازین سبب اینجا نشسته ام -

پچیسوان سبق

زسفر ناخوشیم - اس فقرے مین گیارہ حرف ہین علامت مصدر کے آگے کوئی نہ
کوئی حرف مذکور حرفون مین سے خواہ نخواہ رہا کرتا ہے پس علامت مصدر کو دور کرکے
اس حرف کو نکالدینے یا بدلنے یا کوئی حرف زیادہ کرنے سے امر بنتا ہے چنانچہ ز رہے
تو علامت مصدر کو نکال کر حرف ن زیادہ کیا چاہیے مثلاً زدن مارنا زن - مار
۲ تن رہے تو اس مصدر سے امر بنانے کے کئی طور ہین پہلا اس حرف کو نکالدیتے ہین
جیسا زیستن جینا زی جی گریستن رونا گری رو وغیرہ دوسرا اس حرف سین
کو حرف ے سے بدلتے ہین مثلاً آراستن سنوارنا آرای سنوار پیراستن
سنوارنا پیرای سنوار وغیرہ تیسرا اس حرف ہ سے تبدیل کرتے
ہین چنانچہ خواستن چاہنا خواہ چاہ کاستن گھٹانا گھٹنا کاہ گھٹا گھٹ
جستن کودنا جہ کود - چوتھا سین مذکور کو صرف واو سے بدل ڈالتے
ہین جیسا جستن ڈھونڈھنا جوے ڈھونڈھ شستن دھونا شوی دھو
پانچوان اس کو حرف ن سے بدلتے ہین مثلاً شکستن توڑنا ٹوٹنا
شکن توڑ ٹوٹ وغیرہ

چھبیسوان سبق

ف ۳ اگر حرف ف علامت مصدر کے آگے رہے تو اس مصدر سے امر بنانے کے
تین طور ہین پہلا اسکو حرف ب سے بدلتے ہین جیسا شتافتن دوڑنا شتاب
دوڑ یافتن پانا یاب پا کوفتن ٹھوکنا کوب ٹھوک دوسرا
اسکو و سے بدلا کیا کرتے ہین مثلاً شنفتن سننا شنو سن رفتن جانا
رو جا تیسرا اس حرف کو قائم رکھتے ہین اور فقط علامت مصدر کو گرادیتے
ہین جیسا شگافتن چیرنا شگاف چیر بافتن بننا باف بن ہہ اگر حرف

ر رہے تو فقط علامت مصدر کو گرا دینے سے اس کا امر بنتا ہے مثلاً افشاردن نچوڑنا افشار نچوڑ افسردن کمھلانا افسر کمھلا اگر حرف **نون** رہے تو بدستور علامت مصدر کو نکال دینے سے اس کا امر حاصل ہوتا ہے جیسا نشاندن بٹھانا نشان بٹھا ۶ اگر حرف **الف** رہے تو اُسکو بھی دور کر دینے سے امر بنتا ہے چنانچہ ایستادن کھڑے رہنا ایست کھڑا رہ وغیرہ

ستائیسواں سبق

۷- اگر حرف **خ** رہے تو امر بنانے کے لیے اُسکو حرف ز سے بدلا چاہیے جیسا انداختن ڈالنا انداز ڈال افروختن روشن کرنا افروز روشن کر گریختن بھاگنا گریز بھاگ ۸- اگر حرف **و** رہے تو اُس کو الف یے سے بدلا چاہیے مثلاً کشودن کھولنا کشاے کھول بخشودن بخشنا بخشای بخش ۹ اگر حرف **ش** رہے تو اُس کو حرف رے سے بدلا کرتے ہین جیسا نگاشتن لکھنا نگار لکھ ۱۰ اگر حرف **ے** رہے تو علامت مصدر سمیت اُس کو نکال دیا چاہیے مثلاً بافیدن بننا باف بُن خیزیدن اُٹھنا خیز اُٹھ شگافیدن چیرنا شگاف چیر ۱۱- اگر حرف **م** رہے تو اُس کو حرف یے سے تبدیل کرتے ہین جیسا آمدن - آنا آے آ - **اطلاع**

مخفی نہ رہے کہ یہ قاعدے جو لکھے گئے ہین سو اکثر برابر ہین اور یہ تمام مصادر قیاسی کہلاتے ہین انکے سوا اور کئی ایک مصادر ہین جو غیر قیاسی اور مقتضب ہین جن سے امر وغیرہ ان قاعدون کے موافق نہین بن سکتا امید کہ آپ اُستاد سے دریافت کرلیوین کہ ضروریات سے ہے اگر ان باتون کو مفصل معلوم کرنا چاہتے ہو تو صرف حسن علی اور تشریح المصادر دیکھیے

اٹھائیسواں سبق

ف حرف ب جو صیغۂ امر پر لگایا جاتا ہے سو معنی مین دخل نہین رکھتا چنانچہ برو بخور بگو وغیرہ اُسکو باے زائد کہتے ہین باے زائد صیغۂ امر کے سوا اور صیغون کے ساتھ بھی آیا کرتا ہے۔ ف۔ باے زائد جب کسی ایسی صیغے کے ساتھ الحاق کرین کہ سر حرف جسکا مضموم رہے تو اُسپر بھی ضمہ دیا چاہیے جیسا گفت بگفت گو بگو وغیرہ اگر اُس حرف پر ضمہ نہو تو باے مذکور ہمیشہ مکسور پڑھا کرتے ہین مثلاً رفت برفت رو برو ق اگر صیغۂ امر پر حرف میم مفتوح زیادہ کرین تو نہی بنتا ہے جیسا مرو مت جا مخور مت کھا وغیرہ اس میم کو میم نہی کہتے ہین ف جب کسی صیغہ کا سر حرف الف ممدودہ ہو اور اُسپر باے زائد یا میم نہی لگا دین تو ایک الف اُس صیغے کا حرف یے سے بدلنا چاہیے مثلاً آموز بیاموز وغیرہ ف الف ممدودہ اصل مین دو حرف ہین ق اگر صیغۂ امر کے آگے لفظ می داخل کرین تو امر دامی حاصل ہوتا ہے امر دامی وہ امر ہے کہ جسمین ہمیشگی کے معنی رہین چنانچہ می رو جاتا رہ یا جایا کر و می خور کھاتا رہ یا کھایا کر و میگو کہتا رہ یا کہا کر وغیرہ ق امر کے آخری حرف پر فتح کی حرکت دیکے ضمایر متصلہ لگا دین تو مضارع کے صیغے بنتے ہین صیغۂ مضارع وہ صیغہ ہے کہ جسمین حال و استقبال دونون کے معنی رہین مثلاً ۔

فعل مضارع

واحد		جمع		واحد		جمع	
روم	مین جاؤن	رویم	ہم جائین	گویم	مین کہون	گوییم	ہم کہین
روی	تو جائے	روید	تم جاؤ	گوئی	تو کہے	گوئید	تم کہو

رود وہ جاوے روند وے جاوین گوید وہ کہے گویند وی کہین
خورم خوری خورد خوریم خورید خورند آیم آئی آید آئیم آئید آیند
ترسم ترسی ترسید ترسیم ترسد ترسند آورم آوری آورد آوریم آورید آورند
نہم نہی نہد نہید نہند انگیزم انگیزی انگیزیم انگیزید انگیزند

۲۹ انتیسوان سبق

اگر مضارع کے صیغے مین لفظ مے لگاوین تو فعل حال بنتا ہی

فعل حال

واحد	جمع	واحد	جمع
میگویم مین کہتا ہون	میگوئیم ہم کہتے ہین	میکنم مین کرتا ہون	میکنیم ہم کرتے ہین
میگوئی تو کہتا ہے	میگوئید تم کہتے ہو	میکنی تو کرتا ہے	میکنید تم کرتے ہو
میگوید وہ کہتا ہی	میگویند وی کہتے ہین	میکند وہ کرتا ہے	میکنند وی کرتے ہین
میدارم میداری	میدارد میداریم	می وارید می دارند	می اندازم می اندازی
می اندازد می اندازیم	می اندازید می اندازند	میدہم میدہی	میدہد میدہیم
می دہید میدہند	می فہم می فہمی	می فہمد می فہمیم	می فہمند می فہمید
می خورم	می خوری می خورد	می خوریم می خورند	می خورید

حکایت

شخصے ہر روز شش نان می خرید روزے دوستی از وی پرسید کہ شش نان
راہر روز چہ میکنی گفت نانی را نگاہ میدارم ویک نان رامی اندازم دو نان را

واپس میکنم و دو نان را قرض میدہم آن دوست گفت سخن تو ہیچ نمی فہمم صاف بگو گفت یک نان کہ میدارم می خورم و نانی را کہ می اندازم مادر زن را میدہم و دو نان کہ واپس میکنم مادر و پدر را میدہم و دو نان کہ قرض میکنم پسران را میدہم

تیسوان سبق

قاعدہ اگر کسی امر کے بعد لفظ ندہ لگاوین تو اسم فاعل بنتا ہے چنانچہ نویس لکھ نویسندہ لکھنے والا **ق** اگر مصدر کا آخری حرف نکال کے حرف ہ بڑھاوین اسم مفعول ہوتا ہے مثلاً نوشت لکھا نوشتہ لکھا ہوا **ق** اگر امر واحد کے مابعد لفظ آن زیادہ کرین تو اسم حالیہ ہوتا ہے جیسا خواہ خواہان **تنبیہ** اُستاد صاحب کی خدمت شریف مین التماس ہے کہ آج ہی لڑکون کو اطلاع کردیوین کہ کل تمہارا امتحان ہوگا یعنی ۱۳-۲۲ سبق مین جو مرقوم ہین سو مصادر کی گردان وغیرہ ترتیب پوچھی جائے گی

اکیتسوان سبق

اسم کس کو کہتے ہین فعل کیا ہے۔ ماضی کی کیا معنی۔ فعل ماضی کتنی قسم پر ہے اور ان کے بنانے کی طور کیا ہین۔ امر کسکو کہتے ہین۔ نہی کیا ہے اور اسکو بنانیکا طور کیا ہے۔ ضمائر منفصلہ کسکو کہتے ہین۔ صیغہ واحد غائب مضارع مین ضمیر متصلہ کیا ہے۔ امر بنانے کے طور کتنے ہین۔ وہ حروف کون سے ہین جو علامت مصدر کی آگے لاتے ہین۔ اگر فلان حرف لاوین تو اُس مصدر سے امر کیونکر بناتے ہین۔

اطلاع اُستاد کو چاہیے۔ اس طور کے کتنے ایک جملے لڑکون سے پوچھے اور اپنی طرف سے چند فارسی فقرے کہے اور لڑکون سے ہندی انکی پوچھے بدستور ہندی کے ایک جملونکی فارسی پوچھے ۱۲

اور فلان حرف آوے تو کس طرح - امر سے مضارع کیونکر بناتے ہین - فلان
مصدر کی ماضی فلان ماضی کی تصریف کہو فلان تصریف مین ضمیر متصلہ کا الف
گر جانیکا سبب کیا - فلان مصدر کے مضارع کی تصریف کہو - فلان فلان مصدر سے
امر مدامی بناؤ - اسکو امر مدامی کہنے کا کیا سبب ہے - مصدر مقتضب کیا ہے فلان
فلان مصدر کے صیغۂ فاعل کہو - اسم مفعول کس کو کہتے ہین - اس کے بنانے
کا طور کیا ہے - فلان فلان کون سے صیغے ہین - فلان اسم کی جمع کہو فلان
فلان علامت جمع کا استعمال بیان کرو - فلان لفظ کے کیا معنی - فلان صیغے
کی ہندی کیا - اس لفظ کو فارسی مین کیا کہتے ہین - فلان صیغے پر حرف ب
جو ہے سو کیا معنی رکھتا ہے - فلان صیغے کی آخر مین حرف ت جو آیا ہے
کس معنی پر آیا ہے - اسم حالیہ کیا ہے - اضافت کس کو کہتے ہین - درجے
اسم صفت کے اور اُنکے بنانے کا طور بیان کرو - صفت و موصوف کی چند
مثالین کہو - مضاف و مضاف الیہ کی کیا مثال ہے اسم غیر ذی روح
کی جمع کسطرح بناتے ہین - کیا اسکا خلاف بھی درست ہے

پرسیدن

پرسید پرسیده است پرسیده بود	می پرسید پرسیده باشد خواهد پرسید	بپرس مپرس بپرسد	پرسیده پرسنده پرسان

اگر کسی فعل کا فاعل معلوم ہو تو اسکو معروف کہتے ہین ورنہ مجہول صیغہ ماضی مطلق معروف کے بعد حرف ہ
زیادہ کر کے مصدر شدن سے مرکب کرین تو مصدر مجہول بنتا ہے مثلاً پرسیدہ شدن پوچھا جانا ۱۲
چاہیے کہ گذشتہ سبقون مین جو مرقوم ہوئے ہین سو مصدر ان مین سے چند مصدرون کے صیغے جن کی مثال
یہان لکھی گئی ہے پہلے بترتیب لڑکون سے پوچھے اور بعد ازان ترتیب کے بخلاف اپنی مرضی کے موافق پوچھے ۱۲

بتیسواں سبق ۳۲

شخصے کہ گلہ گوسفند داشت چند گوسپند از ان گلہ گم شدند برائے تلاش آنہا بصحرا رفت شخصے را دید کہ زیر درخت خوابیدہ است او را بیدار نمودہ پرسید کہ گوسپندان من درین صحرا گم شدہ اند اگر آنہارا جائے دیدہ باشی نشانم دہ آن مرد ہم کر بود دانست کہ رہ گم کردہ است گفت راہ راست ہمین ست او دانست کہ سراغ گوسپندان ہمین سمت یافتہ است پس بگفتۂ او روان شد و در دل خود قرار کرد اگر گوسپند ہارا بیابم گوسپند لنگ را نذر آن مرد خواہم کرد الحاصل گوسپندان گم شدہ را یافت و از ہمان راہ برگشت و گوسپند لنگ را برائے نذر آن مرد آورد و گفت اے بندۂ خدا ہرگز گوسپند ترا لنگ نکردہ ام تو مرا ناحق بدنام مکن درین گفتگو بودند کہ ناگاہ سواری در رسید ہر دو کس دویدہ لجام اسپ گرفتہ صورت حال خود بیان کردند او ہم کر بود دانست کہ دعوئ اسپ میکنند جواب داد ای یاران شما دعوی دروغ میکنید این اسپ بچۂ مادیان من ست چند شاہد دارم عنان اسپ را واگذارید کہ راہ خود گیرم و آن ہر دو کس عنان اسپ او گرفتہ حقیقت خود بیان میکردند و فریاد میکرد اے ظالمان از خدا بترسید این بچۂ مادیان من ست آخر الامر ہر سہ یکجا شدہ نزد قاضی روان شدند پیش ازین معاملہ زن قاضی از شوہر خود جنگ نمودہ بخانۂ پدر خود رفتہ بود ہر گاہ این ہر سہ شخص نزد قاضی رسیدند قاضی کہ او نیز کر بود پرسید کہ چہ میگوئید ہر سہ کس شروع بیان حال خود نمودند قاضی دانست کہ یک وکیل و دو شاہد از طرف زن برائے صلح آمدہ اند قاضی جواب داد شما از طرف او وکیل و شاہد شدہ آمدہ اید اگر او الحال از سر تا پا زر و جواہر پوشیدہ بیاید من او را سہ طلاق دادم قبول نخواہم کرد۔

تینتیسواں سبق ۳۳

او از الغ نقص دو ہو نو کہ شہ فقہ در ق
قہ جگہ منز یار نقص نقرہ فقرہ نقص مار فقہ جور
خوف لقب لقب لقمہ بقوی آنفرز خوفہ نوشتہ نوشتہ
توجہ نقصہ نقص مزاحم زایدہ خوصہ خوف

چونتیسواں سبق ۳۴

لقب	تعریض	شقاوت	متقدم
اثنا	جہد	ضجرت	مخاطبہ
استماع	حدیث	عوام	منصف منکر
افعال	حرکات	خاص	مضطر
الحاح	خصم	فاحش	مناظرہ
آگاہ	دارین	قادر	موحش
اہل مجلس	دیگر	قبح	مہتر
اینجا	رجحان	قلق	منطق
ایشان	سبیل	کارگر	نامی
بطالت	سخن	کودک	فصیح
اقوم	خاصہ	غریب	مکرر
بیشتر	سفینہ	لجاج	والا
تالوند	شتم	لطیف	یاوہ

پینتیسواں سبق ۳۵

بیدار باش استراق سمع مکن - بروقت مناظره انصاف نگاهدار - دوست همه کس باش وزود خشم مباش - سخن باریک باهر کسی مگو - سخنهاے بی معنی برزبان آوردن نشان احمقی ست - از دشنام دادن تجنب کن - رفیق عوام مباش - برهر کس مهربان باش - برحکما دوست باش - حکیم کسی بود که فکر قول وفعل او متساوی دیر ابم بود - مکافات کن به نیکی - درگذر از بدی - یادگیر وحفظ کن وفهم دار ودرهیچ وقت سستی مکن - شقاوت دارین لبطالت ست - حکمت دوست باش سخن حکما بشنو خواهش دنیا از خود دور کن - آداب ستوده یادگیر ودرهیچ کار پیش از وقت انکار مشو چون بکار مشغول باشی از روی فهم ودانائی دران مشغول باش - بتوانگری تکبر مکن با دوست معامله چنان کن که بحاکم محتاج نشوی وبا دشمن چنان کن که در حکومت ظفر ترا باشد - باهیچکس سفاهت مکن - تواضع باهمه کس بکار دار وباهیچکس مزاح منکر مکن بلکه از مزاح کناره باش - از غیبت ونمامی بیزار باش - جهد کن تا نام نیک پیدا شود تا توانی بادیگران نیکے کن - افعال خود را درست دار باسفیهان دشمنی مکن - آداب اهل مجلس یادگیر - استماع سخنهاے خراب بنیاد خرابی دل ست - دراثنای گفتگو بے سبب خنده مکن - برسبیل کنایه باکسی سخن مگو - درهر کار خوض کن آنگاه بعمل آر - الفاظ نامستعمل بکار مبر - سخن موحش برزبان میار - درهمه حال اعتدال ازهمه چیز بهتر دان - مضطر مباش درکار دیگران بےاجازت مداخلت مکن - سعی کن تا گفتگوے تو واضح بود - آدمی بسبب نطق از دیگر حیوانات شرف یافت - تو زبان خود را درست دار -

چهبیسوان سبق

لیکن - لیک   اگر مگر   کدام - کی   هر که

اما ولی   چون - چو   که کیست   کاشکی کاش

سوائے مگر جز	دار - آسا - آسان	چہ چیست	این - آن اسمای اشارہ
غیر غیر از -	چون - چو	چگونہ چرا	با - حرف معیت
ہلا - ہان - ہمین	زیراکہ	بلی - آری	بر - حرف استعلا
الا - یاد - باد	چرا -	ہم - نیز - حروف عطف	از حرف ابتدا
نہ نا نی -	ہان - زہ - زہی	ای یا - حروف ندا	را حرف مفعول
نیست -	شاباش مرحبا	البتہ - ہرگز حروف تاکید	در - اندر حروف ظرف

سینتیسوان سبق

ہر کہ کلمۂ کفر نداند کہ کلمۂ کفر است کافر شود

ہر کہ در اقوال پیغمبران شک آرد کافر گردد - ہر کہ قصد کند بکفر یا دیگری را فرماید بکفر کافر شود - اگر یکے گفت کہ خدای بر تو ستم کند چنانکہ تو بر من ستم کردی او کافر شود - ہر کہ سنتے را از سنتہای پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منکر شود کافر گردد ہر کہ حلال را حرام داند یا حرام را حلال پندارد کافر شود - ہر کہ دشمن دارد علمائے شریعت را خوف کفرست - اگر کسی خیرات از مال حرام کند وامید ثواب دارد کافر شود - اگر کسے سوال کند از دیگرے کہ تو غیب میدانی او جواب داد آری پس او کافر شود اگر کسے کفر گوید و دیگر بخندد پس خندہ کنندہ ہم کافر گردد -

ع یہ لفظ احتمال کے معنے پر آتا ہے - مثلاً زید ناگاہ مرد مگر زہر خوردہ بود یعنی زہر خوردہ بود ۱۲ چون مثال حرف شرط چون پیر شدی حافظا ز میکدہ بیرون شو + رندی وخراباتی در عہد شباب اولے + یا مثال تشبیہ ہ اگر من ناجوان مردم بکردار + تو بر من چون جوان مردان گذر کن + یا یہ حرف استفہام کے معنی پر آتا ہے یعنی لفظ چگونہ کے معنی پر بھی آتا ہے مثلاً ہ ای خستہ بو بیقرار چونی + بی یار درین دیار چونی + ی لفظ تمنا پر آتا ہے مثلاً کی شود یارب کہ رو در یثرب وبطحا کنیم + ہرگز تاکید نفی اور نہی کے لیے یہ لفظ پڑھا جاتا ہے مثلاً ہ بندہ ہرگز خدا نخواہد شد تو سخن مجال ما ہرگز با در مکن برآ ز در کبھی یہ حرف زائد آتے ہین مثلاً بدنگاہ لطف و بزرگیش بر + بزرگان نہادہ بزرگی ز سر + از برای خدا ہ نگاہ در بہ نہال صید کے براند بشبش در گرفت از خشم باز ما

اڑتیسوان سبق ۳۸

مو	بال	پشت	پیٹھ	ساق	پنڈلی	چہار	للعہ	۴
تارک	تالو	سینہ	چھاتی	پا	پاؤن	پنج	صہ	۵
ابرو	بھون	پستان	چوچی	کف پا	تلوا	شش	ے	۶
چشم	آنکھ	بازو	ہاتھ کا ڈنڈ	ناخن	نکھ	ہفت	سعہ	۷
مردم چشم	پتلی	آرنج	کہنی	استخوان	ہڈی	ہشت	ہے	۸
بینی	ناک	دست	ہاتھ	پوست	کھال	نہ	لعہ	۹
رخسارہ	کلہ	کف دست	ہتھیلی	شنبہ	ہفتہ	دہ	عہ	۱۰
دہن - دہان	منھ	انگشت	انگلی	یک شنبہ	اتوار	یازدہ	لہ عہ	۱۱
دندان	دانت	نرانگشت	انگوٹھا	دوشنبہ	پیر	دوازدہ	عہ	۱۲
لب	ہونٹھ	انگشت شہادت	کلمے کی انگلی	سہ شنبہ	منگل	سیزدہ	سعہ	۱۳
زنخ - زنخدان	ٹھڈی	شکم	پیٹ	چہارشنبہ	بدھ	چہاردہ	للعہ	۱۴
گوش	کان	رودہ	انتڑی	پنجشنبہ	جمعرات	پانزدہ	صعہ	۱۵
نرمۂ گوش	لولکی	جگر	کلیجہ	آدینہ	جمعہ	شانزدہ	عہ	۱۶
بروت	مونچھ	ناف	توندی	یک	عصہ ۱	ہفدہ	سعہ	۱۷
ریش	داڑھی	سرین	چوتڑ	دو	عہ ۲	ہژدہ	ہعہ	۱۸
دوش	کاندھا	زانو	گھٹنا	سہ	ہے ۳	نوزدہ	لعہ	۱۹
						بیست	عہ	۲۰
						سی	سہ	۳۰

معلوم کیا چاہیے کہ ہندسہ فقط مراد گنتی سے ہے اور رقم مخصوص ہے واسطے روپے کے یعنی رقم مراد روپے سے ہے لیکن اکثر جگہ پر اہل سیاق واسطے اختلاف صورت کے رقم استعمال مین لاتے ہین مثلاً تولہ اور ماشہ تولہ رقم مین اور ماشہ ہندسہ مین خواہ من اور سیر من رقم مین اور سیر ہندسہ مین اسیطرح درعہ رقم مین گرہ ہندسہ مین اور ٹکے رقم مین اور ادھی دمڑی ہندسہ مین علامت یہ کہ جو جنس زیادہ ہو رقم مین اور کم ہو ہندسہ مین لکھتے ہین مثلاً ایک روپیہ بارہ آنہ عہ ۱۲ ہندسہ کی بائین طرف ایک نقطہ دیدین آدھا زیادہ ہوتا ہے اور اسکے نیچے ایک چھوٹا سا خط کھینچ دینا زیادہ ہوتا ہے مثلاً ہوئے تیرہ آنہ ہوئے ۱۲

چهل للعہ ۴۰	شصت سہ ۶۰	هشتاد لسہ ۸۰	صد لہ ۱۰۰
پنجاه مہ ۵۰	هفتاد معہ ۷۰	نود لعہ ۹۰	

انتالیسون سبق ۳۹

یاد فرمای هر افتادگان سلامت پس از سلام مسنون واضح باد آنکه بنده بخیر وصحت وعافیت آن صاحب همیشه از درگاه الٰهی خواهان بعد مدت عنایت نامه والا در ود فرمود سرفراز بیا بخشید حسب فرمائش آن مهربان در عرصه ده سه روز انشاء الله تعالی النسخه چهل سبق مظهر علی روانهٔ خدمت خواهد نمود زیاده والسلام۔

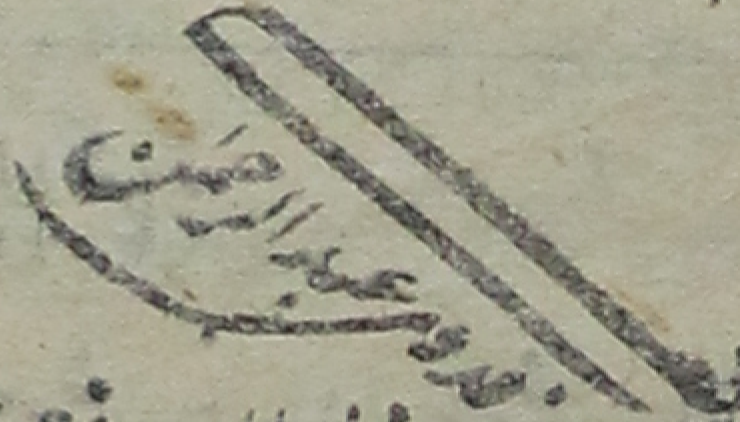
[illegible]

[illegible]

غریب پرور سلامت

مسمی عبد الله از راه شرارت پسر مصنف خود که آن قدر مشت وآرنج وکنگر زده که جسم او ورم نموده بنابرآن مستغیث شده ام امید که داد خود برسم

دستک ع



باسم عبد الله

عبد الرحمن بمحکمه عالیه حاضر شده استغاثه بجرمی که از رو بر پسر مشار الیه رفته نموده است باید که بمجرد دریافت مضمون دستک خود را بدار القضا رساند وجواب گوید تا فیصل مطابق شریعت بعمل آید تحریر نوزدهم جمادی الاول ۱۲۸۵ هجری نبوی

خط ضامن

منکه کشن دوس بنگم بعدم دوس بنگی شیو دوس ساکن کلکته ام

ع دستک اس حکمنامہ کو کہتے ہیں کہ جو مدعی علیہ کے لیے سرکار سے لکھا جاوے ۱۲

در باب معاملۂ ہزار روپیہ الف سکۂ رائج الوقت بابت قیمت پارچۂ مختلف الجنس کہ بر ذمہ مسمّٰے کشور چند ابن ودسے چند بن رام چند از آن کشمیری مل سوداگر ست کفیل بمال مذکور بامر کشور چند مسطور شدم کہ ہرگاہ کشمیری مل مکفول کہ مال مکفول عنہ را از من کفیل طلب نماید آنرا بکشمیری مل مکفول تسلیم نمایم ضماناً صحیحۃ جائزاً بنابرآن این کفالت نامہ بکشمیری مل نوشتہ دادم کہ سند باشد۔ تحریر فی التاریخ نوزدہم شعبان المعظم ۱۲ ہجری العبد فلان

منکہ اکرم علی زمیندار موضع محمد پور پرگنہ سلطان پور نوشتہ میدہم برین معنی کہ مبلغ دو صد روپیہ سکۂ رائج الوقت کہ نصف آن یکصد روپیہ میشود بطور تقاوی و برای رفع تردد ۱۲ ہجری از سرکار دولتمدار نواب نامدار خان بہادر و تحویل حیدر علی خزانچی قرض گرفتہ بتحت تصرف خود آوردم اقرار میکنم کہ مبلغ مذکور در عرصۂ ۶ ماہ بلا عذر و حیلہ ادا خواہم نمود بنابرآن این چند کلمہ بطور تمسک تقاوی نوشتہ دادہ شد تا وقت حاجت حجت باشد تحریر فی التاریخ نوزدہم شعبان المعظم ۱۲ ہجری

العبد فلان

مقام محمد پور

بفضلہ تعالےٰ شانہ

فردا کہ روز شنبہ سیزدہم شہر حال ست تقریب عقیقۂ نور چشمی خیر خواہ تقرر یافتہ ترصد کہ بعد نماز مغرب تشریف شریف تا غریب خانہ ارزانی داشتہ بتناول طعام مخلص را ممنون خواہند فرمود

الداعی پسر محمد خان

ع اپنے اوپر سے کام قبول کرنے والے کو ضامن یا ذمہ دار یا کفیل کہتے ہیں اور جس شئی کا ذمہ کہ وہ لیتا ہے اُسکو مکفول عنہ کہتے ہیں اور جو شخص کہ ذمہ دار ٹھہرتا ہے اُس شخص کا نام مکفول ہے مثلاً زید نے چند روپیہ عمرو کے پاس سے قرض لیے اور خالد اُسکا ضامن بنا تو روپیوں کو مکفول عنہ اور عمرو کو مکفول کہتے ہیں اور خالد کو کفیل ۲ اصطلاح تقاوی ملکی اصطلاح میں اُس پیسے کو کہتے ہیں جو نادار رعیت کو زراعت کی درستی کے لیے پیشگی دیا کرتے ہیں۔

چالیسواں سبق

آداب سخن گفتن۔ باید کہ بسیار نگوید۔ وسخن دیگرے بسخن خود قطع نکند۔ وہر گہ حکایتی یار وایتی بکند د تو بران واقف باشی وقوف خود بران اظہار نکنی تا آنکس آن سخن بتمام رساند وچیزی راکہ از غیر او پرسند جواب نگوید۔ اگر سوال از جماعتی کنند کہ او داخل آن جماعتی بود بر ایشان سبقت نہ نماید۔ واگر کسے بجواب مشغول شود واو بر بہتر ازان جواب قادر بود صبر کند تا آن سخن تمام شود پس جواب خود بگوید بروجہی کہ بر متقدم طعن نکند ودر محاوراتی کہ بحضور او میان دو کس رود خوض نماید واگر از و پوشیدہ دارند استراق سمع نکند وتا او را با خود دران مشارکت ندہند مداخلت نکند وبا مہتران سخن بکنایہ نگوید وآواز نہ بلند دارد ونہ آہستہ بلکہ اعتدال نگاہدارد واگر در سخن او معنی غامض افتد در بیان آن بمثالہای واضح جہد کند والا شرط ایجاز نگاہدارد والفاظ غریب وکنایات مستعمل بکار ندارد وسخنی کہ باو تقریر میکنند تا تمام نشود بجواب مشغول نگردد وآنچہ خواہد گفت تا در خاطر مقرر نگرداند در نطق نیارد وسخن مکرر نکند مگر بدان محتاج شود وقلق وضجرت نماید وفحش وشتم بر لفظ نگیرد واگر بعبارت از چیزی فاحش مضطر گردد بسبیل تعریض وکنایہ کند واز مزاح نکند ودر ہر مجلسی سخن مناسب آن مجلس گوید ودر اثنای سخن بدست وچشم وابرو اشارہ نکند مگر کہ حدیثے واقتضاے اشارتی لطیف بکند آن گاہ آن را بر وجہ پسندیدہ ادا نماید ودر راست ودروغ با اہل مجلس خلاف ولجاج نہ ورزد وخاصتہ با مہتران وسفیہان وکسیکہ الحاح با او سفید نبود بر او الحاح نکند واگر در مناظرہ ومحاورہ طرف خصم را رجحان یابد انصاف بدہد واز مخاطبۂ عوام وکودکان ودیوانگان ومستان تا تواند احتراز کند وسخن باریک باکسے کہ فہم نکند نگوید ولطف در محاورہ نگاہدارد وحرکات وافعال واقوال ہیچکس را بقبح محاکات نکند وسخنہاے موحش نگوید وچون در پیش مہتر

رود ابتدا السبخنی کند کہ بفال ستودہ دارند و از غیبت و نمّامی و بہتان و دروغ گفتن تجنب کنند چنانچہ بہیچ حال بدان اقدام نمایند و با اہل آن مداخلت نکنند از ان کارہ باشند و باید کہ شنیدن او از گفتن بیشتر بود از حکیمے پرسیدند کہ چرا استماع تو از نطق تو زیادہ است گفت زیرا کہ مرا دو گوش دادہ اند و یک زبان یعنی دو چند انکہ میگوئی می شنو

رباعی

نسخہ ہر عیب سے یہ پاک ہو اللہ کرے — تا ابد وا اور کبھی غمناک ہو اللہ کرے
صدقے ان سخنان پاک کر منظر میرا — پڑھ کے اِس نسخہ کو چالاک ہو اللہ کرے

رباعی

اوقات عزیز کو گنوانا کیا ہے — سستی کو کرو دور بہانا کیا ہے
کچھ فضل و کمال جلد سیکھو بابا — تم جانتے ہو طور زمانا کیا ہے

رباعی

مت کھیل ہنسی مین وقت کھوؤ بابا — بے علمی کو دیکھ اپنی روؤ بابا
جاہل ہین جہان مین خوار کیسے کیسے — دنیا کو تو آنکھ اُٹھا کے دیکھو بابا

رباعی

یہی پھر تو ہوا کرتی ہین یاقوت اے آہ — یہی خورشید کی مقبول نظر گر ہو جائین
قابل دیدہ نہ ٹھہرین تری تالیفین کیون — حضرت دید کی مقبول نظر گر ہو جائین

تمام شد

خاتمۃ الطبع الحمد للہ علی احسانہ و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین کہ این نسخۂ لاجواب و رسالۂ نایاب برائے تعلیم نو آموزان علم فارسی از تالیف منشی حسن علی صاحب المتخلص بہ آہ باہتمام کمترین شیخ غنی احمد ابن جناب حاجی محمد عبد الصمد صاحب مرحوم در مطبع رزاقی واقع کانپور ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۳۰ھ رونق طبع یافت